سوال

(82)آمین بالجہر کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آمین بالجہر کہنا کیسا ہے اور بالجہر کہنے سے سامعین کی نماز میں نقصان آتا ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہری نماز میں سورت فاتحہ کے اختتام پر آمین بالجہر کہنا احادیثِ شریفہ سے ثابت ہے ۔ حدیث کی معتبر کتابوں میں یہ احادیث درج ہیں ، اس وقت صرف ایک دو حدیث ترمذی شریف سے لکھی جاتی ہے ، اگر اور ضرورت ہو تو مطلع فرمائیے ۔ ترمذی شریف (۱/۳۴چھاپہ دہلی) میں ہے :

"حدثنا بندار نا یحیٰی بن سعید و عبد الرحمن بن مهدي قالا : نا سفیان عن سلمة بن کهیل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر قال : سمعت النبی صلی الله علیه وسلم قرأ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ، وقال : آمین ، ومد بها صوته ۔

قال أبو عیسیٰ : حدیث وائل بن حجر حدیث حسن ، وبه یقول غیر واحد من أهل العلم من أصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم ، یرون أن یرفع الرجل صوته بالتأمین ولا یخفیها ، وبه یقول الشافعي وأحمد وإسحاق ، قال أبو عیسیٰ : وسألت أبا زرعة عن هذا الحدیث ، فقال : حدیث سفیان فی هذا أصح ، قال : روی العلاء بن صالح الأسدي عن سلمة بن کهیل نحو روایة سفیان ۔ قال أبو عیسیٰ : ثنا أبو بکر محمد بن أبان نا عبد الله بن نمیر عن العلاء بن صالح الأسدي عن سلمة بن کهیل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر عن النبي صلی الله علیه وسلم نحو حدیث سفیان عن سلمة بن کهیل "[1] انتهی

مذکورہ بالا روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ

’’وائل بن حجر صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود اپنے کان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھا تو آمین کہا اور لفظ ’’آمین ‘‘ کے ساتھ اپنی آواز کھینچی ۔ یعنی آواز کھینچ کر آمین کہا ۔ ‘‘

اہلِ حدیث و امام شافعی و امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ و دیگر اکابرِ دین انھیں احادیثِ شریفہ کی پیروی سے جہری نماز میں سورۂ فاتحہ کے اختتام پر آمین جہر سے کہتے ہیں اور جب آمین بالجہر کہنا احادیثِ شریفہ سے ثابت ہے تو آمین بالجہر کہنے سے سامعین کی نماز میں نقصان کیونکر آسکتا ہے ؟ یہ بات کسی امام سے بھی منقول نہیں ہے ، نہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ

اللہ سے اور نہ کسی امام سے ائمہ دین میں اور نہ کسی معتبر کتاب میں یہ بات لکھی ہے۔ بعض لوگ جو مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد کی کوشش کرنا نہیں چاہتے، ایسی بے اصل باتیں کہہ کر بجائے اتفاق کے نزاع و اختلاف پھیلا دیتے ہیں، جس پر اس کے برے برے نتیجے مترتب ہو جاتے ہیں اور جب ان سے پوچھیے کہ یہ مسئلہ کس معتبر کتاب میں لکھا ہے یا کس امام نے بتایا ہے تو کچھ نشان و پتا نہیں دیتے اور نہ دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ اتفاق و اتحاد کے حصول میں کوشش کریں۔

---

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٤٩)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 200

محدث فتویٰ